ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

The Role of Parents and Home in Child Training and Personality Development in the Light of Prophet's Biography.

تربیت اطفال اور تعمیر شخصیت میں والدین اور گھر کا کردار سیرت نبوی کی روشنی میں

Zumara Iqbal
Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi
Research Scholar, Muslim Youth University Islamabad at-zumaraiqbal44@gmail.com
Chairman Department of Islamic Studies, Muslim Youth University, Islamabad.

Abstract

The life of the Prophet has an impact on children's education and personality development, and this study clarifies the critical role that parenting and the home environment have in these areas. The Prophet's life provides a paradigm for parenting whereby the family environment and parental supervision were crucial in helping children develop desirable character qualities. The present study aims to investigate several facets of child rearing, moral and ethical growth, social competencies, spiritual advancement, and the teachings of the prophet. It emphasises, for instance, the importance of behavioural modelling, a loving family environment, and parental participation in forming a child's personality. As parents and guardians, our Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) interacted with children in this way, exhibiting knowledge, compassion, and patience. wish to impart morals.These results highlight how crucial it is to incorporate the teachings of the Prophet into current parenting techniques while keeping in mind the changing dynamics of modern society. Parents will get suggestions on how to apply tactics derived from the life of the Prophet ﷺ and create a comprehensive approach to childrearing that incorporates social, moral, and spiritual aspects.Ultimately, this research will emphasise how the life of Prophet Muhammad may still be a source of inspiration for parents navigating the challenges of raising children and developing their personalities, as well as how modern practices can be influenced by the life of the Prophet. Parents may have a major impact on their children's positive development by adhering to the timeless knowledge that arises.

Keywords: Training of Child, Role of Parents, Development of Personality, Role of Quran & Hadith, Role of Society

تربیت اطفال اور شخصیت کی تعمیر میں والدین اور گھر کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔ اسلامی روشنی میں، سیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں ان اصولوں اور اقدار کی روشنی میں ہدایت فراہم کرتی ہے جو بچوں کی تربیت اور شخصیت کی تعمیر میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ چند اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں: نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح، والدین کو اپنے بچوں سے محبت اور مداحت کا اظہار کرنا چاہیے۔ یہ ان کی خودی کو قدوسیت کی راہ میں بچوں کو متاثر کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کی تعلیم کو فراموش نہیں کیا جانا چاہیے۔ والدین کو بچوں کو اخلاقی اصولوں، نماز، روزہ، زکوہ، ایمان کی اہمیت وغیرہ کی تعلیم دینی چاہیے۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نیک سلوک اور خوش اخلاقی کو زندگی کا نمونہ بنانا چاہیے۔ والدین کو بچوں کو براہِ راست اور خوش اخلاق بنانے کے لئے مثال قائم کرنی چاہیے۔ بچوں کو سمجھانا چاہیے کہ ان کے اعمال کی واقعیت اور ان کے اعمال کے متعلق کیا نتائج ہوتے ہیں۔ انہیں علم اور فہم کے ساتھ رہنا چاہیے۔ والدین کو اپنے بچوں کے ساتھ محبت اور رحم کا اظہار کرنا چاہیے۔ انہیں اپنے بچوں کے ساتھ لاچار نہیں ہونا چاہیے۔ والدین کو بچوں کو نماز اور عبادت کی اہمیت کی سکھائی دینی چاہیے۔ انہیں اسلامی اقدار اور معاشرتی اخلاقیات کی سمجھ دینی چاہیے۔ والدین کو صبر اور استقامت دکھانی چاہیے، چونکہ بچوں کی

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

تربیت میں انتظار اور قابو رکھنا اہم ہوتا ہے۔ والدین کو بچوں کی شفقت کرنا اور ان کی مدد کرنا چاہئے، چاہے وہ ذہنی، جسمانی یا روحانی مدد ہو۔ والدین کو اپنے بچوں کو مختلف علوم اور فنون سیکھنے کی ترغیب دینی چاہئے تاکہ وہ اپنے مستقبل کے لئے موہل ہوں۔ والدین کو بچوں کو معاشرتی اور اخلاقی اقدار کی اہمیت سمجھانی چاہئے، جیسے کہ درستگی، امانت، ایمانداری، احترام، اور دیگر معاشرتی اقدار ان تمام اصولوں کو عمل میں لانے سے، والدین اور گھر کا کردار بچوں کی تربیت اور شخصیت کی تعمیر میں بہترین راہنمائی فراہم کرتا ہے، اور سیرت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روشنی میں ہمیں بچوں کی نیکی اور اخلاقی تربیت کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔

تربیت اطفال میں والدین کا کردار

تربیت کا اصل مقصد و غرض ایک عمدہ، پاکیزہ، بااخلاق اور باکردار معاشرے کا قیام ہے۔ اللہ رب العزت نے دنیا میں نسل انسانی کی بقا کے لیے خاندانی نظام بنایا جس میں میاں، بیوی اور ان کی اولاد شامل ہیں۔ باپ کے ذمہ معاشی انتظام رکھا اور بیوی کے ذمہ گھرداری اور اولاد کی پرورش کی ذمہ داری دے دی گئی۔

والدین بچوں کے پہلے اساتذہ ہوتے ہیں اور ان کی تربیت میں ان کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ بچے اپنے والدین سے ہی اخلاقیات، اقدار اور زندگی کے :والدین کا کردار بچوں کو محبت اور شفقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ والدین اپنے بچوں سے : محبت اور شفقت: طریقے سیکھتے ہیں۔ والدین اپنے بچوں کی تربیت کے لیے درج ذیل اقدامات کر سکتے ہیں والدین اپنے بچوں کے لیے اچھی مثال بنیں۔ بچے اپنے والدین کی نقل کرتے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ : محبت کا اظہار کریں اور ان کے ساتھ وقت گزاریں۔ اچھی مثال والدین اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں۔ بچوں کو اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کی عبادت کا طریقہ : والدین اپنے بچوں کے سامنے اچھے اخلاق اور کردار کا مظاہرہ کریں۔ دینی تعلیم والدین اپنے بچوں کو اچھے اخلاق سکھائیں۔ انہیں سچ بولنا، وعدہ پورا کرنا، دوسروں کا احترام کرنا اور ان کی مدد کرنا جیسے اخلاق سکھائیں۔ تعلیم اور : سکھائیں۔ اخلاقی تربیت والدین اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کا خاص خیال رکھیں۔ انہیں اچھی تعلیم دلانے کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی کریں۔ : تربیت

:والدین کی اپنے بچوں کے تیئں کئی ذمہ داریاں ہیں، جن میں سے چند درج ذیل ہیں :والدین کی ذمہ داریاں

بچوں کی جسمانی اور ذہنی صحت کا خیال رکھنا۔ بچوں کو اچھی تعلیم دلانا۔ بچوں کی دینی اور اخلاقی تربیت کرنا۔ بچوں کو اچھے اخلاق اور کردار کا پابند بنانا۔ بچوں کو زندگی کے مسائل کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنا

تربیت اطفال میں والدین کی اہمیت: تربیت اطفال میں والدین کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ والدین اپنے بچوں کی تربیت کے ذریعے معاشرے کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اگر والدین اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں گے تو وہ معاشرے کے لیے مفید اور نفع بخش شہری بنیں گے۔

ایک حدیث مبارکہ ہے:

تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔ حاکم راعی ہے، مرد اپنے گھر والوں کا راعی ہے، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی راعی ہے، لہذا تم میں سے ہر ایک راعی ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔[i]

یہ حدیث شریفہ واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ ہر انسان کو اپنی رعایا کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور اسی طرح ہر شخص کو اپنی رعایت کے بارے میں جواب دینے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ امیر یعنی رہنمائے یا حکمران اپنی عوام یا ملک کی نگرانی کرنے کے لئے ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ عوام کی خوشحالی اور سلامتی کے لئے اقدامات اٹھائے۔ مرد اپنے گھر والوں کی نگرانی کرنے کے لئے مسئول ہوتا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے خاندان کو معاشرتی، معاشرتی، اور معنوی لحاظ سے تربیت دیں۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگرانی کرنے کے لئے مسئول ہوتی ہے۔ اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر کو پوری طرح سے سنبھالے اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت میں

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

محنت کرے۔ یہ حدیث بتاتی ہے کہ ہر انسان کو اپنی رعایا کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور اس کے ماتحتوں کے متعلق سوال کیا جاتا ہے کہ کیسی طرح وہ اپنی ذمہ داریوں کو انجام دے رہا ہے۔ یہ حدیث بیان کرتی ہے کہ ہر انسان کو اپنے موقع یا حیثیت کے مطابق اپنے حوالے کی رعایا کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور اس کا مطلب ہے کہ ہر شخص کو اپنے موقع یا مسئولیت کو بہترین طریقے سے ادا کرنا چاہیے۔

کسی بھی بندے کو اللہ تعالیٰ نے اگر رعایا سونپی ہو اور وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ دہی کرتے ہوئے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیں گے۔[ii]

یہ حدیث مبارک واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رعایا ہوتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو نہیں نبھاتا اور امانت داری کے ساتھ دھوکہ دے کر مرجاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے داخل نہیں ہونے دیتا۔

اس حدیث کی وضاحت درج ذیل اصولات پر مبنی ہے: اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رعایا کی ذمہ داری کی عہد دے چکے ہیں۔ ہر شخص کو اپنی ذمہ داریوں کو امانت داری کے ساتھ نبھانا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اپنے موقع یا مسئولیت میں دھوکہ دے کر امانت کو خائنہ انداز میں پورا نہیں کرتا، تو اس کا اجر آخرت میں ضائع ہوتا ہے۔ جنت ایک مقام ہے جو صالحین کے لئے مخصوص ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی رعایا کی حقیقی ذمہ داریوں کو نہیں نبھاتا، تو اس کو جنت کا حق دینا مناسب نہیں ہوتا۔ حدیث کی وضاحت امانت داری اور امانت کی اہمیت کو زیرِ انداز میں رکھتی ہے۔ امانت داری اور اخلاص ایک مسلمان کے لئے بہت اہم اخلاقی اصولات ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رعایا کی نیکی کرنے اور ان کی رعایت کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ ہمیں ان کی مدد کرنی چاہئے اور ان کی امانت کو خائنہ انداز میں نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی رعایا کی امانت کو خائنہ انداز میں نہیں نبھاتا، تو وہ جنت کا حقدار نہیں ہوتا۔ چونکہ والدین کو اپنی اولاد کی رعایت کرتے وقت ان کی خیر خواہی کرنا اور ان کی تربیت میں مدد فراہم کرنا۔ ان کی رعایت میں دلچسپی لینا، ان کے مسائل اور مشکلات کا حل کرنے میں مدد کرنا، اور ان کے لئے بہترین ساتھ دینا والدین کی بنیادی ذمہ داریاں ہیں۔ والدین کو اپنی اولاد کی رعایت میں دینی اخلاق، دل سے محبت، اور حوصلہ مندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں معاشرتی اور اخلاقی اقدار سکھانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ بچوں کو مواقع میں بہترین طریقے سے رفتار دیکھ سکیں۔ انہیں بچوں کے ساتھ دوستانہ اور قریبی تعلقات قائم رکھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے تاکہ بچے محسوس کر سکیں کہ والدین ان کے ساتھ ہیں اور ان کا ساتھ دیں گے۔ ساتھ ہی، والدین کو بچوں کی تعلیم و تربیت میں بھی معاونت فراہم کرنی چاہیے۔ انہیں مختلف فرصتوں فراہم کرنی چاہیے تاکہ وہ بچوں کو سکول، اساتذہ، اور دوسرے تعلیمی مواد کے لئے راہنمائی کر سکیں۔ علمی تربیت کے علاوہ، والدین کو بچوں کی روحانی، اخلاقی، اور اجتماعی تربیت میں بھی مدد کرنی چاہیے۔ انہیں دینی اور اخلاقی اصولوں کو بچوں کے ساتھ تعلیم دینی چاہیے تاکہ بچے انہیں اپنے عملوں میں شامل کریں۔ کل کرتا، والدین کو اپنے بچوں کی رعایت کے ساتھ مکمل طور پر خیر خواہی کرنی چاہیے تاکہ وہ ایک صحیح، خوشحال، اور موفق زندگی گزار سکیں۔

ایک بچہ جب اس دنیا میں آتا ہے تو وہ سب سے پہلے اپنی ماں کی آغوش میں آنکھ کھولتا ہے وہ نو مولود بچہ جو کہ اس دنیا کی کسی بھی چیز سے بالکل بھی واقف نہیں ہوتا اور نہ ہی اس معاشرے کی برائیوں اور اچھائیوں سے واقف ہوتا ہے۔ اسکے لیے اسکی تمام دنیا فی الوقت اس کی ماں کی آغوش ہوتی ہے۔ وہ اپنی ماں کی گود میں سوتا، جاگتا، روتا، ہنستا اور اپنی زندگی کے ابتدائی ایام اپنی ماں کی گود میں گزارتا ہے۔ اور وہی ماں اپنے اس بچے کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتی ہے اور اس کی ہر چیز کا خیال رکھتی ہے جبکہ وہ اپنی زبان سے کچھ مانگنے اور کچھ کہنے کے قابل بھی نہیں ہوتا۔ اس بچے کے لیے اس کی ماں اور اس کے باپ کا پیار فی الوقت دنیا کی سب سے عظیم نعمت ہوتی ہے۔ پھر جوں جوں وہ وقت گزرنے کے ساتھ لاشعوری کی طرف بڑھتا ہے تو وہ تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنتا ہے۔ ماں، باپ، رشتہ دار، بہن بھائی اور دیگر عزیز و اقارب کو پہچانتا ہے اور ان کے ساتھ اپنی زندگی کے لمحات گزارنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

غرضیکہ اس بچے کی پرورش میں صرف ماں اور باپ ہی کا کردار نہیں ہوتا، بلکہ دوسرے افراد بھی اس کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ایک معاشرہ جو اپنی اولاد کو نیک وصالح بناتا ہے، وہ معاشرے کے لیے امید کا سبب بنتا ہے۔دوسرے رشتہ دار، دوست، اور محیط میں موجود افراد بھی بچے کی تربیت میں معاونت فراہم کرتے ہیں۔ان کا اثر بچے کی شخصیت پر بھی متاثر ہوتا ہے۔اولاد کی تربیت میں والدین کے علاوہ دوسرے افراد کی بھی مدد اور حمایت کا اہم کردار ہوتا ہے۔والدین کی محنت اور محبت کے ساتھ ساتھ دوسرے افراد کی مدد بچے کی شخصیت کو مضبوط بناتے ہیں اور انہیں معاشرتی اور اخلاقی اقدار سکھاتے ہیں۔بالخصوص، جب اولاد اپنے والدین کی تربیت میں نافرمانی کرتی ہے، یا ان کے معاملے میں غلطیاں کرتی ہے، تو دوسرے رشتہ دار اور محیط میں موجود افراد بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ان کی مدد اور راہنمائی سے بچے کی تربیت میں بہتری آسکتی ہے۔والدین کی محنت اور محبت کے علاوہ، دوسرے رشتہ دار اور محیط میں موجود افراد بھی بچے کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ان کا اثر بچے کی شخصیت پر بھی متاثر ہوتا ہے اور وہ بہتر انسان بنتا ہے۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور اس پر سخت گیر اور طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔[iii]

ایسی باتوں کا خیال رکھنا اور ان کی عملی بنیادوں پر اولاد کی تربیت کرنا والدین کی بنیادی ذمہ داری ہے۔اسلامی روایات میں بھی والدین کی اہمیت اور ان کے کردار کو بچوں کی تربیت میں بہت زور دیا گیا ہے۔آپ نے بالکل درست فرمایا ہے کہ والدین کا کردار بچے کی شخصیت کو بہت زیادہ متاثر کرتا ہے۔والدین کی تربیت بچے کے فطرتی خصوصیات کو بہتر بنانے میں مدد فراہم کرتی ہے، جو کہ اسلامی اصولوں پر مبنی ہونی چاہئے۔اس لئے، والدین کو اپنے بچوں کو ایسی تربیت دینی چاہئے جو ان کی فطرت پر مطابق ہو، اور جو انہیں انسانیت، اخلاقیات، اور دینی اقدار کے ساتھ موافق بنا سکے۔

اسی طرح، والدین کو بچوں کی تعلیم اور تربیت کے ماحول کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، تاکہ بچے معاشرتی اور تعلیمی لحاظ سے بھی صحیح راہ پر چلیں۔اس طرح کی تربیت، ان کے اندری اور بیرونی ترقی کو فراہم کرتی ہے، اور انہیں ایک بہتر اور موثر شہری بناتی ہے۔

ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔پس اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔[iv]

اسی طرح تربیت اولاد کے لیے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین کی تعلیمات دی جائیں اپنی اولاد کو بچپن ہی سے اسلام اور ارکان اسلام، اسی طرح ایمان اور ارکان ایمان کے بارے میں تعلیم دی جائے اور انہیں بتایا جائے کہ اسلام کیا ہے؟اسی سلسلہ میں آپ ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

اپنی اولاد کو سب سے پہلے دین کی تعلیمات دو اور انہیں کلمہ طیبہ سکھاؤ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ [v]

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

بچوں کا بہترین اصل ماحول گھر کا ہوتا ہے، اور ان کی پرورش اور تربیت میں والدین کا کردار بہت اہم ہوتا ہے۔والدین بچوں کے پہلے استاد اور رول ماڈل ہوتے ہیں، اور ان کے طریقہ عمل اور زندگی کا انداز بچوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔اچھے الفاظ کا استعمال اور فضول گفتگو سے اجتناب کرنا بہت اہم ہے، کیونکہ بچے جو کچھ بھی سیکھتے ہیں، وہ اکثر والدین سے دیکھتے ہیں اور ان کے موجودہ سرگرمیوں اور رویہ کا اثر ان کی ذہانت پر ہوتا ہے۔اس لئے والدین کو محترمانہ اور معقولانہ بات چیت کرنا اور اچھے الفاظ کا استعمال کرنا چاہیے تاکہ بچے ان کی

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

باتوں اور رویہ سے اثرات اخذ کریں جو ان کی اخلاقی اور فکری تربیت میں مددگار ہوں۔ اسی طرح، والدین کو اپنی عادات اور رویہ میں بہتری لانے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ بچوں کو ایک بہتر رول ماڈل فراہم ہو سکے اور وہ ان کی نقل کریں۔ اس طرح کی تربیت، بچوں کی اخلاقی، دینی، اور فکری تربیت میں مدد فراہم کرتی ہے اور ان کی شخصیت کو بہتر بناتی ہے۔

بچوں کی تربیت میں انتہائی افراط یا تفریط سے بچنا چاہئے، بلکہ والدین کو معقولیت اور توازن کا پیشہ واری کرنا چاہئے۔ ان کو نہیں چاہئے کہ بے لاگو یا لاپرواہی کے ساتھ تربیت دیں، لیکن انہیں بھی نہیں بہت سختی اور زیادتی کی ہدایت کرنی چاہئے۔

والدین کو اپنے بچوں کو تعلیم، راہنمائی، اور اخلاقی تربیت فراہم کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ انہیں انتہائی اچھی اخلاق کی تعلیم دینی چاہئے، اور انہیں برائیوں اور غلط عملوں سے روکنے اور منع کرنے کی بھی ہدایت کرنی چاہئے۔

یہ بیان والدین کو ایک مرشد اور راہنما کے طور پر ہدایت فراہم کرتا ہے کہ کس طرح ان کو اپنے بچوں کی بہترین تربیت دینی چاہئے، جس میں معقولیت، انصاف، اور محبت کا زیادہ استعمال کیا جائے۔"[vi]

بچے کی تربیت میں والدین کا کردار کثیر جہتی اور پائیدار ہوتا ہے۔ محبت، رہنمائی اور فعال شمولیت کے ذریعے، والدین اس بنیاد کو تشکیل دیتے ہیں جس پر ایک بچہ اپنا مستقبل بناتا ہے۔ گھر پر دیے جانے والے اسباق ایک کمپاس بن جاتے ہیں جو بچے کی زندگی کے سفر میں رہنمائی کرتا ہے، جو نہ صرف ان کی ذاتی کامیابی بلکہ وسیع تر معاشرے پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اولاد کا سب سے بڑا حق جو کہ والدین کی سب سے پہلی ذمہ داری ہے وہ اولاد کی تعلیم ہے۔ بچے اپنے ابتدائی اسباق گھر پر سیکھتے ہیں کیونکہ ان کے والدین ان کے پہلے استاد ہوتے ہیں۔ بچوں کو دکھائیں کہ اگر وہ اپنی پوری کوشش کریں تو اسکول پر لطف اور بامعنی ہو سکتا ہے۔

امریکن لائسٹیف اسکول کے مطابق:

> Children always learn different things from their parents, parents have an even more vital responsibility to teach their children about topics outside of the school because education is important for children. [vii]

بچے ہمیشہ اپنے والدین سے مختلف چیزیں سیکھتے ہیں۔ والدین کی ذمہ داری اور ذاتی ذمہ داری کی بنا پر، والدین کو اپنے بچوں کو اسکول کے علاوہ مختلف موضوعات کے بارے میں سکھانے کی بھی بڑی ذمہ داری ہوتی ہے۔ کیونکہ تعلیم بچوں کے لیے اہم ہوتی ہے۔

تربیت اطفال میں معاشرے کا کردار

معاشرے کا ماحول اور افراد کے طرز عمل بچوں کی شخصیت کو متاثر کرتے ہیں۔ جیسا کہ معاشرہ مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگوں سے مل جل کر بنایا جاتا ہے، لیکن ایک مشترکہ نکتہ یہ ہے کہ ہم سب ایک ہی خالق کی بنائی ہوئی بنیادوں پر قائم ہیں۔

اسلامی نظام میں بھی معاشرتی اصول اور قوانین قرآن و حدیث کی روشنی میں ہیں، جس کی بنا پر مسلمانوں کو مختلف قوموں اور مذاہب کے لوگوں کے ساتھ برادری اور انسانیت کی بنیادوں پر مل جانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر، انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ عدل اور محبت کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہئے۔ اسلام میں سب انسانوں کو ایک نسل کے طور پر قبول کیا گیا ہے، اور تمام انسانوں کو ایک ہی خالق کی طرف سے نوازا گیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

والدین کو بچوں کو انسانیت کے اصولوں، اخلاقیات، اور معاشرتی قوانین کی تعلیم دینی چاہئے، تاکہ وہ معاشرتی میل جول کر زندگی گزارنے کے قابل اور ذمہ دار شہری بن سکیں۔ ایسا کرتے ہوئے، وہ اپنے بچوں کو معاشرتی امور کا سمجھنا، احترام کرنا، اور ان کے ساتھ دوسروں کی بھی احترام کرنا سکھاتے

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا، اور ڈرو اس اللہ سے جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتوں (میں بھی تقویٰ اختیار کرو)، بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ [viii]

بچوں کی معاشرتی تربیت انہیں ایک بہترین شہری بنانے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں معاشرتی قواعد و اصولوں کا احترام کرنا، دوسروں کے ساتھ احترام اور برابری کا سلوک کرنا، اور مختلف معاشرتی معاملات کو احسن انداز میں حل کرنا سکھایا جاتا ہے۔

معاشرتی تربیت کے ذریعے، بچوں کو انتہائی اہم معاشرتی مہارتوں کا سیکھنے اور استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ کس طرح دوسروں کی مدد کریں، کس طرح مختلف افراد کے ساتھ احترام سے برتاو کریں، اور کس طرح معاشرتی معاملات کو سمجھیں اور حل کریں۔

معاشرتی تربیت کے لحاظ سے بچوں کو ان کی مدد کرنے کی اہمیت کو سمجھایا جاتا ہے، تاکہ وہ دوسروں کے ساتھ تعاون کریں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے معاشرتی انسجام کو مضبوط بنائیں۔ اسی طرح، ان کو ذہانتی، اخلاقی، اور معاشرتی مقاصد کو پورا کرنے کی سمجھ دی جاتی ہے تاکہ وہ زندگی میں کامیاب ہوں اور معاشرتی زندگی کا فعال شریک بنیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

كلُّ شيءٍ ليسَ مِنْ ذِكرِ اللهِ تعالى فهُوَ لهْوٌ أوْ سهْوٌ إلَّا أربعُ خِصالٍ: مَشْيُ الرَّجلِ بيْنَ الغرَضيْنِ، وتأديبُه فرَسَه، وملاعبَتُه أهلَه، وتعلُّمُ السِّباحةِ. [ix]

کسی آدمی کا دو مقاصد کے درمیان چلنا۔ اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا۔ اپنے اہل خانہ کے ساتھ: ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کی یاد سے نہیں ہے وہ کھیل یا غفلت ہے، سوائے چار چیزوں کے کھیلنا۔ تیرنا سیکھنا۔

معاشرے کا کردار بچے کی نشو و نما اور بچے کے کردار کی تشکیل میں سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے۔ معاشرہ اپنے اداروں، اصولوں اور تعاملات کے ساتھ بچوں کے لیے ایک جامع تربیتی میدان فراہم کرنے میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ بچہ اپنے والدین اور اپنے بہن، بھائی اور دیگر رشتہ داروں سے سیکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے ماحول اور ارد گرد کے حالات سے بہت زیادہ سیکھتا ہے اگر بچے کا ارد گرد کا ماحول عمدہ، پاکیزہ اور تمام برائیوں سے پاک ہوگا تو یقیناوہ بچہ بھی اسی معاشرے کے لیے بطور اچھا انسان ہی ثابت ہوگا۔ اس کے برعکس اگر بچے کے ارد گرد کا ماحول خراب ہوگا ہر طرف بدامنی، لڑائی جھگڑا، چوری اور دیگر برائیاں جنم لے گی تو یقیناوہ بچہ اپنے ماحول سے برائی ہی سیکھے گا۔ کسی بھی بچے کی شخصیت کو نکھارنے میں اور اس کی تربیت میں جتنا اسکے والدین کا حق ہے اور اس کے والدین کی ذمہ داری ہے اس سے کہیں زیادہ اس کے ارد گرد اور اسکے ماحول کا کردار ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

مانحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن [x]

کسی والد نے اپنے بچے کو حسن ادب سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا۔

والدین کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو اس معاشرے میں پروان چڑھنے کے لیے اپنا رول ادا کریں اپنی اولاد کو سکھائے کہ کسطرح وہ اس معاشرے میں خود کو ایڈجسٹ کر سکتے ہیں اپنے خونی رشتہ داروں کے ساتھ اپنے دوستوں کے ساتھ کسطرح کا رویہ اختیار کرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اللّٰهُ: أَنَا الرَّحْمٰنُ، وَهِيَ الرَّحِمُ، شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي، مَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔ [xi]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں، اور رحم بھی رحمٰن سے مشتق ہے۔ میں نے اس کے لیے اپنے نام سے ایک نام مشتق کیا ہے۔ جو شخص اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا اور جو شخص اسے توڑے گا میں اسے توڑ دوں گا۔

اسلامی تعلیمات میں رشتہ داروں کے ساتھ محبت، احترام، اور مدد کرنے کی بہترین مثالیں موجود ہیں۔

یہاں کچھ اہم اسلامی اصولات پیش کیے جا رہے ہیں جو رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک کی بنیاد فراہم کرتے ہیں:

اسلام میں رشتہ داروں کے ساتھ احترام اور محبت کی بات کی گئی ہے۔ ہر شخص کو اپنے رشتہ داروں کی عزت کرنی چاہئے اور ان کے ساتھ محبت اور پیار کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اسلام میں مدد اور احسان مندی کی بات کی گئی ہے۔ رشتہ داروں کو اپنی مدد کرنے اور ان کی مشکلات میں شریک ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام میں رشتہ داروں کے ساتھ شفقت اور دلسوزی کی بات کی گئی ہے۔ اپنے رشتہ داروں کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہونا اور ان کے مسائل کو سمجھنا اور حل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔ اسلام میں رشتہ داروں کے ساتھ صداقت اور امانت داری کی بات کی گئی ہے۔ رشتہ داروں کے درمیان دینے والے وعدے اور معاہدے کو پورا کرنا اور ان کی امانتوں کو حفاظت کرنا اہم ہے۔ اسلام میں رشتہ داروں کے ساتھ تسلیم اور رضامندی کی بات کی گئی ہے۔ ہر شخص کو اپنے رشتہ داروں کے ساتھ آپسی اختلافات کو قبول کرنا اور ان کے ساتھ موافقت کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان اصولات کی روشنی میں، اسلامی تعلیمات بچوں کو سکھاتی ہیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ احسان مندی، مدد کرنے کی کوشش، اور ان کی خوشیوں اور غموں میں شریک ہوں۔ یہی ان کی اخلاقی تربیت کا حصہ بنتی ہے اور انہیں انسانیت کی حقیقت سمجھانے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

صلہ رحمی کرنے کی بھی بہت بڑی اہمیت ہے۔ یہ ایک اہم اخلاقی اور اجتماعی فرض ہے جو معاشرتی انسجام کی بنیاد بناتا ہے۔ بچوں کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کی مدد کریں اور ان کی حالت کو سمجھیں، اور اگر کبھی ان کی مدد کی ضرورت ہو تو ان کی مدد کریں۔

قطع تعلق سے بچنے کی بھی تربیت دی جاتی ہے، بلکہ بچوں کو سکھایا جاتا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ ہمیشہ رابطہ برقرار رکھیں اور ان کی مدد کریں۔ یہ ایک انسانیت پرست اور ایک بے پارہ قدرتی رویہ ہے جو انسانیت کی بنیادی اخلاقی اصولوں میں شامل ہے۔

اسی طرح قرآن میں ہے:

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ [xii]

وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں؟ کہہ دیں کہ جو کچھ تم نے بھلائی میں خرچ کیا وہ والدین، قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔ اور جو بھلائی کا کام تم کرو گے تو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بتا رہا ہے کہ وہ اپنی زکوۃ اور صدقات کس پر خرچ کر سکتے ہیں۔ ان میں والدین، قریبی رشتہ دار، یتیم، مسکین اور مسافر شامل ہیں۔: تشریح

والدین ہر مسلمان کے سب سے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں اور ان کا حق ہے کہ ان کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اگر وہ غریب ہوں تو ان پر زکوۃ واجب ہے۔: والدین

قریبی رشتہ داروں میں دادا دادی، نانا نانی، بھائی بہن، چچا خالہ، ماموں، پھوپھی اور ان کی اولاد شامل ہیں۔ اگر یہ رشتہ دار غریب ہوں تو ان پر بھی زکوۃ واجب ہے۔: قریبی رشتہ دار

یتیم وہ بچہ ہے جس کے والدین کا انتقال ہو چکا ہو۔ یتیموں کی کفالت کرنا مسلمانوں پر ایک فرض ہے۔ زکوٰۃ کی رقم سے یتیموں کی تعلیم و تربیت، خوراک اور لباس کا بندوبست: یتیم کیا جا سکتا ہے۔

مسکین وہ شخص ہے جو اپنی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہ ہو۔ زکوٰۃ کی رقم سے مسکینوں کی ضروریات پوری کی جا سکتی ہیں۔: مسکین

ابن السبیل وہ مسافر ہے جو سفر کے دوران اپنا سامان یا پیسہ کھو چکا ہو۔ زکوٰۃ کی رقم سے ابن السبیل کی مدد کی جا سکتی ہے۔: ابن السبیل

حدیث مبارک میں حضور نبی اکرم ﷺ نے غریب رشتہ داروں کی معاشی بحالی پر زور دینے کے ساتھ ساتھ کمزور اقرباء کے حقوق کی ادائیگی کی بھی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

یہ (باغ) اپنے غریب اقارب کو دے دو، انہوں نے وہ باغ حضرت حسان اور حضرت

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا (جو ان کے چچازاد بھائی تھے)[xiii]

اسکے علاوہ اپنے خونی رشتوں سے تعلق ختم کرنے (توڑنے) والے کے لیے قرآن اور حدیث میں بہت سخت وعید وارد ہوئی ہیں۔ حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.[xiv]

قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی عزیز یا اپنے کسی رشتہ دار کے ساتھ تعلق رکھنا چاہتا ہے اور اس کے ساتھ اپنی رشتہ داری کو برقرار رکھنا چاہتا ہے جبکہ دوسری طرف وہ اس رشتہ داری یا اس تعلق کو نبھانے میں اس کا ساتھ نہیں دیتا اور قطع تعلقی کو ترجیح دیتا ہے اور اسلام نے اس پر بھی رہنمائی کی ہے آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے:

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَـٰكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا.[xv]

رشتہ جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ لے، بلکہ رشتہ جوڑنے والا وہ ہے جو جب اس کا رشتہ توڑ دیا جائے تو اسے جوڑ دیتا ہے۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے رشتہ جوڑنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ لے، بلکہ رشتہ جوڑنے والا وہ: تشریح ہے جو جب اس کا رشتہ توڑ دیا جائے تو اسے جوڑ دیتا ہے۔ یہ حدیث ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ ہمیں ہمیشہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ رشتہ قائم رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی ہمارے ساتھ رشتہ توڑ دے تو ہمیں اسے معاف کر دینا چاہیے اور اس کے ساتھ دوبارہ رشتہ جوڑ لینا چاہیے۔ رشتہ جوڑنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ اس سے خاندانوں میں محبت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔ معاشرے میں امن اور سکون پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

اپنے رشتہ داروں سے ملنا جلنا اور ان کے حال احوال پوچھنا۔ ان کی خوشی اور غمی میں ان کے ساتھ شامل ہونا۔ ان کی مدد اور تعاون کرنا۔ ان سے اچھے: رشتہ جوڑنے کے کچھ طریقے تعلقات قائم رکھنا۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

اس سے معافی مانگنا۔اس سے غلطی کی تلافی کرنا۔اسے یقین دلانا کہ ہم :اگر ہمارا کوئی رشتہ دار ہمارے ساتھ رشتہ توڑدے تو اسے دوبارہ جوڑنے کے لیے ہم یہ اقدامات کرسکتے ہیں آئندہ ایسی غلطی نہیں کریں گے۔اس سے اچھے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

اگر والدین اپنے رشتہ داروں اپنے بہن، بھائیوں اور دیگر رشتوں کے تقدس کا خیال رکھیں گے اور ان کو اپنی طرف سے نبھانے کی اور اس معاشرے میں امن وسکون قائم رکھنے کی کوشش کریں گے تو یقیناً ان کی اولاد بھی اپنے ماں، باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مستقبل میں آپس میں اتفاق سے رہنے کو ترجیح دے گی بجائے اس کے کہ وہ آپس میں بے اتفاقی کی زندگی اور قطع تعلقی کی زندگی گزاریں۔کیونکہ اولاد ہمیشہ اپنے والدین سے ہی سیکھتی ہے اگر والدین بچوں کو آپس میں جوڑے رکھنے کا اور ان میں کسی قسم کا فرق کیے بغیر ان کے ساتھ برابری کا عمل کریں گے تو یہ معاشرہ آنے والی نسلوں کی تربیت میں بہت اہمیت کا حامل ہوگا۔

اسکے علاوہ بچوں کی تربیت میں اس معاشرے میں دوسرا اہم کردار ہمسایوں کا ہوتا ہے کوئی بھی بچہ جب اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو وہ سب سے پہلے ارد گرد کے لوگوں سے میل جول بڑھاتا ہے اور ان کے ساتھ اپنے تعلقات بنانے اور ان کے ساتھ خود کو شامل کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر ہمسائے اچھے ہوں گے تو بچے کی تربیت پر اچھا اثر پڑے گا کیونکہ بچہ کبھی بھی گھر کی چار دیواری کے اندر رہ کر وہ سب کچھ نہیں سیکھ پاتا جو اسے ایک معاشرہ سکھاتا ہے۔اس سلسلے میں ہمسایوں کا نہایت اہم کردار ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا[xvi]

"اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔اور والدین کے ساتھ احسان کرو،اور رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، قریبی اور پڑوسی، جو پاس رہتے ہیں، اور دور رہتے ہیں، اور ساتھی کے پاس، اور راہگیر کے پاس۔اور ان لوگوں کے جو تمہارے قبضے میں ہوں۔بے شک اللہ کو ایمان لانے والوں کو پسند نہیں کرتا، جو خود خود پر فخر کرتے ہیں۔"

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تین طرح کے رشتہ داروں کا واضح حکم فرمایا ہے ایک وہ جو بہت حقیقی رشتہ دار بھی ہو اور ہمسائے بھی دوسرے وہ جو رشتہ دار تو نہ ہو مگر ہمسائے ہو، تیسرے وہ جو ہم مجلس (دوست احباب) جن کے ساتھ انسان اٹھتا بیٹھتا اور اپنے روزمرہ کے معاملات میں ان کی مدد لیتا اور ان کے ساتھ اپنا وقت گزارتا ہو۔آپ ﷺ نے ہمسائیوں کے حقوق کے بارے میں بہت سخت تلقین کی ہے۔

[xvii] وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ. قِيْلَ: وَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ.

"اور واللہ! ایمان نہیں آتا، واللہ! ایمان نہیں آتا، واللہ! ایمان نہیں آتا۔"پوچھا گیا:"پس رسول اللہ کون ہوتا ہے؟"فرمایا:"وہ شخص ہوتا ہے جس کے پڑوسی اس کے شرارتوں سے محفوظ نہ رہے۔"

آپ ﷺ نے ہمسایوں کے حقوق کے بارے میں اس قدر بیان فرماتے کہ صحابہ کرام کو گمان ہونے لگا کہ آپ ﷺ نے وراثت میں بھی ہمسائیوں کو حقدار بنادیں گے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہمسائے کے آرام کا اس قدر خیال کرو کہ تمہارے کسی بھی عمل سے تمہارے پڑوسی کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہ پہنچے۔یہی ہمارے معاشرے کا حسن ہے کہ جس میں ہمیں ہمارے دین سے ہر ایک کے خیال اور اس کے حقوق پورے کرنے میں مکمل رہنمائی ملتی ہے جس کی وجہ سے ہم اپنے معاشرے کو بہتر سے بہترین تک لے کر جا سکتے ہیں۔اگر یہ چیز والدین اپنے بچوں کو بچپن میں سکھائیں گے اور ان کو اسلامی تعلیمات فراہم کریں گے جس سے ان کے ذہنوں میں ہر ایک کے حقوق اور ہر ایک کی ذمہ داری

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

اٹھانے کا احساس اور جذبہ پیدا ہو گا تو پھر اس معاشرے کی خوبصورتی کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔ ہمسائے کے حقوق بیان کرتے ہوئے ہمارے نبی ﷺ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ کس ہمسائے کے حق کو دوسرے کے حق پر فوقیت حاصل ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک بار میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے دو ہمسائے ہیں۔ میں ان میں سے کس کے لیے تحفہ بھیجا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِلَىٰ أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔ xviii

ان میں سے جو دروازے کے لحاظ سے تمہارے زیادہ قریب ہے۔

یہ تمام چیزیں ہمیں ہمارا اسلام سکھاتا ہے اور اگر یہ ہی چیزیں والدین اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں تو انہیں اس چیز کا علم ہو گا کہ ان کے حسن اخلاق کا سب سے زیادہ حقدار اسکے والدین کے بعد کون ہو گا؟ اور اگر والدین اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرنے میں ناکام ہوتے اور ان کو ہمسائیوں اور رشتہ داروں کے حقوق و فرائض سے متعلق نہیں بتلاتے تو ان کی اولاد نہ تو اپنے ہمسائیوں، رشتہ داروں، تعلق داروں، دوستوں اور نہ ہی دوسرے لوگوں کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آئیں گے بلکہ وہ ہر ایک کو حقارت کی نگاہ سے ہی دیکھیں گے اور دوسروں کو حقیر جان کر خود کو دوسروں سے افضل سمجھنے لگیں گے جس کا نتیجہ اس معاشرے کی بربادی اور معاشرے میں بے سکونی اور والدین کے لیے اور ان کی اولاد کے لیے بھی باعث شرمندگی ہو گا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ایک بچے کو کچھ تربیتی کلمات فرمائے جو کہ آج بھی ہر بچے کے لیے نہایت ضروری ہے جس سے یہ معاشرہ بہت خوشگوار ہو سکتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت عبداللہ بن عباس سے فرمایا:

یا غلام! الا اعلمک کلمات ینفعک اللہ بھن؟

اے بچے! میں تمھیں آج نفع بخش باتیں نہ بتاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالی تمھیں نفع پہنچائے گا؟

میں نے کہا کیوں نہیں تو ﷺ نے فرمایا:

تم اللہ کے دین کی حفاظت کرنا اللہ تعالی تمھاری حفاظت کرے گا۔ xix احفظ اللہ یحفظ

تم اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرنا اللہ تمھاری مدد کرے گا۔ xx احفظ اللہ تجدہ تجاہ

تم جب بھی مانگنا چاہو تو صرف اللہ سے ہی مانگنا۔ xxi اذا سالت فاسال اللہ

اور جب بھی تمہیں ضرورت ہو تو صرف اللہ سے ہی مدد طلب کرنا استعنت فاستعن باللہ xxii واذا

آپ ﷺ نے بچپن سے ہی بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھنے کا حکم دیا کیونکہ جب ایک پودا پروان چڑھتا ہے تو اس کی پیدائش سے ہی اگر اس پر کام شروع کر دیا جائے تو وہ پودا جب تناور درخت بنتا ہے تو وہ بہت خوبصورت اور دلکش لگتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی عمارت کی بنیاد کی مضبوط نہ ہو گی تو وہ عمارت کسطرح کھڑی رہ سکے گی بالکل اسی طرح اگر بچپن سے ہی والدین یا معاشرہ کسی بچے کی تربیت کی طرف توجہ نہ دے گا تو وہ بچہ جب جوان ہو گا اور اس معاشرے میں چلے پھرے گا تو وہ خود کو اس معاشرے میں نہ تو خود کو کر پائے گا اور نہ ہی وہ ذہنی طور پر مطمئن ہو گا۔ (Adjust)

تعمیر شخصیت

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

شخصیت ایک انسان کے ذہنی، جسمانی، شخصی، اور برتاؤ کے مجموعہ کا نام ہے۔ یہ وہ خصوصیات ہیں جو انسان کو مختلف اوضاع و مقامات میں انفرادیت اور امتیازیت فراہم کرتی ہیں۔ شخصیت میں شامل ہوتے ہیں ظاہری اور باطنی صفات، اخلاقی اقدار، افعال، جذبات، اور احساسات۔

ظاہری حسن و جمال تو ایک شخص کی توجہ کا مرکز بن سکتا ہے، لیکن کردار کا دائمی حسن اسے حقیقی طور پر خوبصورت اور دلکش بناتا ہے۔ کردار کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے، کیونکہ وہ ایک شخص کے اصلی اور دائمی صفات کو ظاہر کرتا ہے، جو دوسروں کی نظر میں انسان کی شناخت کا بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔

تعمیر کردار میں فکر و نظریات کا بڑا کردار ہوتا ہے۔ ایک شخص کی زندگی، اخلاق، اور برتاو اس کے فکری نظریات اور عقائد پر مبنی ہوتے ہیں۔ انسان کی فکری سوچ اور اخلاقیت اس کے کردار کو شکل دیتی ہے اور اسے معاشرتی معیاروں کے مطابق عمل کرنے کی سمجھ فراہم کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کائنات کی دیگر مخلوقات پر فوقیت عطا فرمائی ہے، اور اس فوقیت کی بنیاد انسان کو علم، عقل، شعور، اور اخلاق و کردار کی عطاؤ کی وجہ سے ہے۔ یہ چیزیں انسان کی امتیازی خصوصیات ہیں جو اسے دوسرے مخلوقات سے ممتاز بناتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ [xxiii]

اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی

شخصیت کے دو روپ ہوتے ہیں پہلا روپ انسان کی ظاہری حالت انسان کا وہ روپ جو ہر ایک کے سامنے جسم، اعضاو جوارح اور جسمانی خدوخال کی صورت میں ہر ایک کے سامنے ہوتا ہے جبکہ اس کا دوسرا روپ باطنی اور کرداری ہوتا ہے جو انسان کے برتاؤ، رویوں اور اخلاق و کردار کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ انسان کا پہلا روپ (ظاہری) تو عارضی ہوتا ہے جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہوتا جاتا ہے مثلاً انسان اگر خوبصورت ہو تو اس کی خوبصورتی اور اس کی جوانی وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ڈھل جاتی ہے جبکہ دوسری طرف انسان کا دوسرا روپ (باطنی) ہمیشہ قائم رہنے والا ہے اگر انسان کا کردار اچھا ہو اور اعلیٰ اخلاق کا حامل ہو تو اس کا حسن اخلاق اور اسکا اعلیٰ کردار طویل المدت ہوتا ہے اور مرنے کے بعد بھی اسکی شخصیت کا اثر زمانے پر قائم رہتا ہے۔ شخصیت کو بہتر بنانے میں سب سے اہم کردار ماں باپ کی تربیت، اور اسکی تعلیم و تربیت، گھر اور خاندان کا ماحول، مسجد مدرسہ، معاشرہ، اسکول و کالجز، اور یونیورسٹی، اساتذہ کرام یہ سب مل کر انسان کی شخصیت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ سب مل کر ایک بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی بلوغت عمر اور بعد از بلوغت بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

اگر خوش قسمتی سے یہ سب عناصر مثبت کردار ادا کریں تو بچے کی شخصیت بارعب اور مثبت بنیادوں پر استوار ہو جاتی ہے۔ اور اگر دوسری طرف یہ تمام عناصر کوئی خاص کردار ادا نہ کرے تو بچے کی شخصیت غلط بنیادوں پر استوار ہو جاتی ہے جو کہ پر امن معاشرے کے لیے بہت زیادہ نقصان دہ ہو سکتی ہے۔

تعمیر شخصیت اور قرآن مجید

قرآن مجید انسان کو ہر پہلو سے تربیت دیتا ہے۔ یہ اسے ایمان، تقویٰ، احسان، عدل، انصاف، صبر، شکر، حلم، عفو، سخاوت، صدق، امانت، اور دیگر نیک صفات سے آراستہ کرتا ہے۔ یہ اسے برے اخلاق اور عادات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن مجید انسان کو دنیا اور آخرت دونوں کی کامیابی کے لیے رہنما اصول فراہم کرتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کر کے انسان ایک صالح اور کامیاب انسان بن سکتا ہے۔ وہ دنیا میں بھی عزت اور احترام حاصل کر سکتا ہے اور آخرت میں بھی اللہ کی رضا اور جنت کا مستحق بن سکتا ہے۔ قرآن مجید
قرآن مجید انسان کو ایمان اور تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے۔ ایمان اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنا ہے اور تقویٰ اللہ کی ناراضگی سے بچنا :ایمان اور تقویٰ: کی تعلیمات کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں
قرآن مجید انسان کو احسان کی تعلیم دیتا ہے۔ احسان یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرے جیسے کہ وہ :ہے۔ ایمان اور تقویٰ انسان کی شخصیت کی بنیاد ہیں۔ احسان

قرآن مجید انسان کو عدل اور انصاف کی تعلیم دیتا ہے۔ عدل اور انصاف معاشرے کے امن اور استحکام :اسے دیکھ رہا ہو۔ احسان انسان کو نیک اور صالح بناتا ہے۔ عدل اور انصاف

قرآن مجید انسان کو صبر اور شکر کی تعلیم دیتا ہے۔ صبر مشکل حالات میں بردباری سے کام لینا ہے اور شکر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔ :کے لیے ضروری ہیں۔ صبر اور شکر

قرآن مجید انسان کو حلم اور عفو کی تعلیم دیتا ہے۔ حلم غصے کو ضبط کرنا ہے اور عفو دوسروں کی غلطیوں کو معاف کرنا :صبر اور شکر انسان کو مضبوط اور ہمت والا بناتا ہے۔ حلم اور عفو

قرآن مجید انسان کو سخاوت اور صدق کی تعلیم دیتا ہے۔ سخاوت دوسروں کو دینا ہے اور صدق سچ بولنا :ہے۔ حلم اور عفو انسان کو رحم دل اور مہربان بناتا ہے۔ سخاوت اور صدق

قرآن مجید انسان کو امانت کی تعلیم دیتا ہے۔ امانت یہ ہے کہ انسان دوسروں کی چیزوں کی حفاظت کرے۔ :ہے۔ سخاوت اور صدق انسان کو نیک اور قابل اعتماد بناتا ہے۔ امانت

امانت انسان کو ایماندار اور قابل اعتماد بناتا ہے۔

اللہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ :**وہی ہے**

جو لوگ پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، ان میں :**جس نے امیوں میں**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا، جو انہی امیوں میں سے تھے :**انہی میں سے ایک رسول بھیجا**

جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے :**جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے**

ان کے اخلاق و اعمال کو درست کرتا ہے :**اور انہیں پاک کرتا ہے**

انہیں قرآن مجید اور دین کی حکمت سکھاتا ہے [xxiv] :**اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے**

شخصیت کو نکھارنے میں اور انسان کو انسان بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے اپنے پیغمبروں کو بھیجا تاکہ وہ ان کی شخصیت کو ابھارے اور ان کے اس دنیا میں آنے کے مقصد کو ان تک پہنچانے میں اور پیغام الہیٰ ان تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم بندوں کے ذریعے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہ ہدایت پر لانے کے لیے اپنے صحیفے، کلام اور آیات اتاری تاکہ لوگ ان سے ہدایت پکڑیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا، تاکہ اسے ہر دین پر غالب کر دے، خواہ مشرک لوگ برا جانیں۔ [xxv]

اللہ تعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب میں تمام انسانیت کے لیے واضح احکامات نازل کیے ہیں تاکہ وہ لوگ ان سے ہدایت پکڑیں اور اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ خاص بندوں کو ہر دور میں چنا اور ان کو اس خاص مقصد کے لیے لوگوں کو راہ ہدایت پر لانے کا فریضہ سونپا۔ جن کو ہر دور کے نبی، پیغمبر نے احسن طریقے سے سرانجام دیا اور لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے اور انسانیت کا درس دینے اور ان کی شخصیت کو بہتر بنانے میں اپنا اپنا کردار ادا کیا۔ قرآن مجید نے انسان کو ہر ہر کام اسکے بہتر طریقے سے انجام دینے تک رہنمائی کر دی ہے۔ قرآن کریم نے تعمیرات شخصیت میں سب سے اہم چیز انسان کے کلام کرنے کے بارے میں کہا:

وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ یَ۔قُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ [xxvi]

اور آپ حکم دیجیے میرے بندوں کو کہ وہ ایسی باتیں کیا کریں جو بہت عمدہ ہوں

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو وہ بات کرنے کا حکم دیا جو عمدہ اور سچ پر مبنی ہو۔ فضول باتوں اور فضول قسم کے کلام سے باز رکھنے کا کہا گیا ہے۔ انسان کی شخصیت کا رعب سب سے پہلے اس کے بات کرنے کے انداز سے نظر آتا ہے۔ اگر کوئی شخص فضول باتیں کرتا ہے بلاوجہ کی روک ٹوک اور ہنسی مذاق کرنے والا اور چٹکلے سنانے والا اور دوسروں پر لعن طعن کرنے والا کسی بھی محفل میں نہ تو پسند کیا جاتا ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص اس سے بات کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ الغرض وہ شخص اپنی زبان اور فضول گفتگوں کی وجہ سے لوگوں میں حقیر جانا جاتا ہے اور لوگ اس سے دور رہنا پسند کرتے ہیں۔ دوسری طرف اگر سلجھا ہوا شخص کسی محفل میں بیٹھے لوگوں کی بات دھیان سے سنے اور ان کی باتوں کو سن کر اپنی بات کرے جو کہ مختصر ہو اور بات میں اصلیت ہو جس سے سننے والے کے دل و دماغ دونوں میں الفاظ بیٹھ جائیں ایسا شخص اپنی زبان کی وجہ سے ہی لوگوں میں معتبر بن جاتا ہے اور لوگ اسکی قدر کرتے ہیں اور اس کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اسے پسند کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر قرآن مجید میں شخصیت کی تعمیر کے لیے ایک اور حکم ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے متقی لوگوں کی طرف اشارہ کیا ہے اور ان کی صفات بیان فرمائی ہیں۔

وہ (پرہیزگار) جو خرچ کرتے ہیں خوشحالی میں اور تنگ دستی میں اور ضبط کرنے والے ہیں غصہ کو اور درگزر کرنے والے ہیں لوگوں سے اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں سے [xxvii]

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاروں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بھی وہ خرچ کرتے ہیں تو وہ اعتدال کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اپنے حلال مال میں سے نہایت ہی احتیاط کے ساتھ خرچ کرتے اور اپنی ضروریات کو پورا کرتے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت یا مال کی تنگی آتی ہے تو وہ اسی میں گزارا کرتے اور اپنے غصہ کو پی جانے والے اور درگزر کرنے والے لوگ ہیں۔ اور انہی لوگوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور ان کو اپنا دوست رکھتا ہے۔ شخصیت کو نکھارنے میں مال کا بہت اہم کردار ہے انسان اگر اپنا مال فضول چیزوں اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے میں خرچ کردے گا تو اس سے اس کے مال سے برکت تو اٹھے ہی گی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ وہ معاشرے میں بھی بدنام ہوگا اور اپنی اس عیش و عشرت کی زندگی میں بے سکونی اور بے چینی کا شکار رہے گا۔ دوسری طرف جو شخص نہایت کفایت شعاری سے اپنا مال خرچ کرے گا اس کے مال میں ایک تو برکت ہوگی اور دوسرا وہ اپنے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی قدر کرتے ہوئے اپنی زندگی میں بہت پر سکون ہوگا اور اس کا مقام لوگوں کی نظروں میں بھی بہت اعلیٰ ہوگا۔

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

رحمٰن کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام [xxviii]

تعمیر شخصیت اور منہج نبوی ﷺ

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے تعمیر شخصیت میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے اپنی زندگی سے تمام انسانیت کے لیے ایک عملی نمونہ پیش کیا جس پر عمل کرتے ہوئے کوئی بھی شخص اس دنیا میں بھی کامیاب ہو سکتا ہے اور آخرت میں بھی کامیابی اس کا مقدر ہوگی۔ آپ ﷺ نے انسانیت کو ہر لحاظ سے زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی فراہم کی اور لوگوں کو زندگی گزارنے کے احسن طریقے بتلائے یہاں تک کہ آپ نے خود ان طریقوں پر چلتے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ اگر وہ اپنی زندگی میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو ان اصولوں کو اپنائے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [xxix]

بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے

اسی طرح ہمارے لیے ہمارے نبیؐ کی زندگی ایک عملی نمونہ ہے اور اگر ہم ان کی پیروی کریں تو یقیناً ہم اپنی زندگی کی ہر مشکل کو حل کر سکتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154

Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

حسن اخلاق

آپ ﷺ نے شخصیت کو بہتر بنانے میں جس چیز پر زور دیا وہ حسن اخلاق ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا [xxx]

تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو کہ عادت کے اعتبار سے اچھا ہو۔

ایک اور جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ [xxxi]

میزان اعمال میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری چیز کوئی نہیں۔

آپ ﷺ نے ہمیشہ اچھے بول بولنے اور اخلاق کے ساتھ گفتگو کرنے کا حکم دیا۔ ایک پڑھے لکھے شخص اور ان پڑھ میں سب سے پہلا فرق جو معلوم ہوتا ہے وہ اس کی زبان سے نکلنے والے جملے سے ہی پتا چلتا ہے۔ آپ ﷺ اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے کہ کفار بھی آپ کی صداقت کی تصدیق کرتے تھے۔ آپؐ نے اپنے اخلاق کی بنا پر ہی اسلام کو بہت مختصر وقت میں پوری دنیا میں پھیلا دیا۔ آپؐ کے اخلاق حسنہ کے بارے میں حضرت عائشہ سے کسی نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے کبھی قرآن نہیں پڑھا؟ آپ ﷺ کا اخلاق تو قرآن ہی ہے [xxxii] یہاں سے ثابت ہوا کہ اچھی شخصیت کے لیے اچھا اخلاق رکھنا بہت ضروری ہے۔

وعدہ ایفا کرنا

مسلمان کا شمار اس قسم کے عظیم انسانوں میں ہوتا ہے جو ایفائے عہد کرنے والے ہوتے ہیں بلکہ وہ علی الاطلاق سب سے بلند مرتبہ پر ہوتا ہے کیونکہ وہ سچا مسلمان ہوتا ہے۔ ایفائے عہد اسلامی اخلاق میں سب سے بنیادی خصلت ہے اور مسلمان کے ایمان اور حسن اسلام کی صحت پر سب سے زیادہ دلالت کرتی ہے۔ اسی لیے بکثرت احادیث و آیات اسی خصلت کے اختیار پر زور دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ [xxxiii]

اے ایمان والو اپنے قول (عہد) پورے کرو

اور فرمایا:

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ ۖ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا [xxxiv]

اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

ان آیات میں وعدہ کوئی ہوائی کلمہ نہیں ہے کہ جسے کوئی انسان محض اپنی زبان سے ادا کردے اور اس کی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ضروری نہ سمجھے جیسا کہ آج کے دور میں بہت سے مسلمان کرتے ہیں بلکہ یہ ایک ذمہ داری ہے جس کا ہر مسلمان سے حساب لیا جائے گا۔

شرم وحیا کا پیکر

تعمیر شخصیت میں ایک اور اہم جزو شرم وحیا کا پیکر ہے حقیقی مسلمان شرم وحیا کا متصف ہوتا ہے اور اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ اختیار کرتا ہے جو کہ حیا کا اعلیٰ نمونہ تھے ۔آپ ﷺ کے حیا کے بارے میں ایک صحابی کا کہنا ہے :

کان رسول اللہ ﷺ اشد حیاء من العذراء فی خزرھا وکان اذا کرہ شیئا عرفناہ فی وجھہ [xxxv]

رسول اللہ ﷺ میں پردہ نشین لڑکیوں سے زیادہ حیا تھی۔جب آپ ﷺ کوئی بات ناپسند فرماتے تھے تو ہمیں آپ ﷺ کے چہرے سے آپ کی ناپسندیدگی کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

حیا ایک اچھی خصلت ہے جو تعمیر شخصیت میں نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے کوئی بھی شخص اگر اپنے آپ کو پاک دامن رکھتا ہے اور اپنے نفس کی حفاظت کرتا ہے تو وہ ایک تو اس دنیا میں کامیاب انسان شمار کیا جاتا ہے اس سے بڑھ کر وہ اپنے رب کی نظروں میں اعلیٰ مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الحیاء لا یاتی الا بخیر [xxxvi]

حیا سوائے خیر کے کچھ نہیں لاتی

مسلم کی ایک روایت میں ہے :

الحیاء خیر کلہ [xxxvii]

حیا سراسر خیر ہے

ان تمام چیزوں سے مسلمان کی شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے اور وہ اپنے کردار میں اور لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات میں اپنے اللہ کی بتائی ہوئی حد سے تجاوز نہیں کرتا۔آپ ﷺ آپ ﷺ کی عملی زندگی سے ایک باشعور مسلمان اپنے کردار کو آراستہ کرتا ہے اور اسی بنیاد پر سچا مسلمان اپنے معاشرتی تعلقات استوار کرتا ہے جس سے معاشرہ پر کے فرامین اور اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رہنمائی میں پھر وہی معاشرہ ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

تعمیر شخصیت میں گھر کا کردار

گھر کسی فرد کے کردار، اقدار اور مجموعی ترقی کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔گھر کو ہمیشہ کسی فرد کی زندگی کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔چار دیواری کے اندر رہتے ہوئے ہی زندگی کے بنیادی اسباق دیے جاتے ہیں اور ضروری خصوصیات کی پرورش کی جاتی ہے جو کسی فرد کی ذاتی ترقی کے لیے بنیاد رکھتے ہیں۔گھر کے اندر کی حرکات، والدین، بہن بھائیوں، اور خاندان کے بڑھتے ہوئے افراد کے ساتھ تعلقات کسی فرد کی جذباتی ذہانت، باہمی مہارت اور تعلق کے احساس کو نمایاں طور پر متاثر کرتے ہیں۔گھر ثقافتی اور اخلاقی تعلیم کا بنیادی ذریعہ ہے۔بچے ان اقدار، روایات اور اخلاقی اصولوں کو اپناتے ہیں جنہیں ان کے خاندانوں نے برقرار رکھا ہوتا ہے۔یہ بنیادی اصول زندگی کی پیچیدگیوں میں افراد کی رہنمائی کرنے والے کمپاس کے طور پر کام کرتے ہیں۔تعلیم کے ابتدائی سال اکثر گھر سے شروع ہوتے ہیں۔والدین پہلے استاد ہوتے ہیں جو بنیادی معلومات فراہم کرتے ہیں اور سیکھنے سکھانے کا تجسس پیدا کرتے ہیں۔گھر کا ماحول تعلیم کے تئیں رویوں کی تشکیل کرتا ہے، اور پرورش کرنے والا گھر جذباتی اظہار کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ فراہم کرتا ہے۔ خاندان کے اندر جذباتی تعاون اور سمجھ بوجھ ذہنی تندرستی، لچک اور زندگی کے چیلنجوں سے نمٹنے کے طریقہ کار کی ترقی میں معاون ہے۔ایک امریکی ریسرچ کے مطابق :

A kid may learn and explore in a loving, caring, and engaging home environment, which also supports healthy growth and brain development. In single-parent families, there are often less financial and emotional resources available. Demands at work and at home might interfere with a parent's ability to foster an environment that encourages learning and growth.[xxxviii]

گھریلوماحول بچوں کی صحت مند نشوونمااور دماغی ترقی کے لیے بہت اہم ہے۔ایک حوصلہ افزائی اور فروغ بخش ماحول بچوں کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صحت مند نشوونمااور دماغی ترقی کے لیے مناسب ماحول کے بعض اہم عوامل شامل ہیں: بچوں کو پیار اور جذباتی مدد کی احساس فراہم کی جائے۔ والدین کی اس طرح کی توجہ اور اعتنا کی بنیاد پر بچوں کی جذباتی اور روحانی ترقی میں بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ بچوں کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں۔ یہ شامل کرتے ہیں، کتابیں پڑھنا، خلاقیت کو فروغ دینا، اور نئے معلومات کا حصول۔ بچوں کی خلاقیت کو فروغ دی جائے۔انہیں مواد اور وسائل فراہم کیے جائیں تاکہ وہ خلاقیت کے اظہار کر سکیں۔ بچوں کو اچھے سلوک اور اخلاقی اصولات سکھائے جائیں۔انہیں دوسروں کے ساتھ احترام اور محبت سے برتاؤ کرنا سکھایا جائے۔ بچوں کو کھیلنے اور فراغت کے لیے وقت فراہم کیا جائے۔ یہ ان کی جسمانی، ذہانتی، اور اجتماعی ترقی کے لیے اہم ہے۔ گھر کی سیمائی صفائی اور منظمی بچوں کے لیے موجودگی میں آرام دے گی اور ان کے دماغی ترقی کو فروغ دیں گی۔ بچوں کے لیے تقویتی ملاقاتیں اور واقعات کا انتظام کیا جائے۔ یہ ان کی خوداعتمادی، اخلاقی اور اجتماعی ترقی کے لیے موجودہ ہوتے ہیں۔ والدین کو اپنے بچوں کی تعلیمی اور پشتوانہ فراہمی میں مدد فراہم کرنی چاہئے، اور ان کے خوابوں کو پورا کرنے کی حمایت کرنی چاہئے۔ان تمام عوامل کا موجود ہونا بچوں کی صحت مند نشوونمااور دماغی ترقی کو فروغ دیتا ہے، اور ان کو اچھی طرح سے تربیت دینے میں والدین کو مدد فراہم کرتا ہے۔

گھریلوماحول ذاتی ترقی کے لیے بہت اہم ہے اور اس کا کردار کثیر جہتی اور گہرا ہوتا ہے۔ گھریلوماحول فرد کے لیے ایک اہم محیط فراہم کرتا ہے جو ان کی شخصیت کی بناوٹ میں مدد فراہم کرتا ہے۔ گھریلوماحول فرد کی شناخت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ یہاں والدین اور گھر کے دیگر افراد کی تربیت، عقائد، اور اقدار کا اثر ہوتا ہے جو فرد کی شخصیت کی شکل دیتا ہے۔ گھریلوماحول اخلاقی اور اجتماعی تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ والدین کی تربیت، ان کے اقدار اور روایات، اور گھر کے دیگر ماحولی افراد کی مشاورت فرد کو اچھے اخلاقی اور اجتماعی اقدار کی طرف لے جاتی ہے۔ گھریلوماحول فردی ترقی کو حمایت فراہم کرتا ہے۔اس میں فرد کو فرصت ملتی ہے کہ اپنی صلاحیتوں اور مواہبتوں کو پیش کرے، جو اس کی ذاتی ترقی کیلئے بہت اہم ہوتی ہیں۔ گھریلوماحول معنوی اور روحانی ترقی کو بھی فروغ دیتا ہے۔ والدین کی روحانی تربیت اور دینی اقدار فرد کو انسانیت کے اصولوں پر مبنی زندگی گزارنے کی سکھائی دیتی ہے۔ گھریلوماحول فرد کی روزمرہ سوالیات کو حل کرنے اور نئے تجربات کو تجربہ کرنے کی جگہ فراہم کرتا ہے۔اس سے فرد کی عقلی اور دماغی ترقی ممکن ہوتی ہے۔ گھریلو ماحول معاشرتی مواقع فراہم کرتا ہے جہاں فرد سیکھتا ہے کہ کس طرح دوسروں کے ساتھ برابری اور محبت کے ساتھ معاشرت کرنا ہے۔ گھریلوماحول میں مناسبتی تعلیم اور انتقالی اقدار کی بھرپوری کی جاتی ہے جو فرد کو ان کی زندگی کے مختلف حلقوں کی تعلیم فراہم کرتی ہیں۔ گھریلوماحول کی یہ خصوصیات فرد کو مختلف اہم مقاصد میں مدد فراہم کرتی ہیں، جیسے کہ ذاتی ترقی، اخلاقی اور اجتماعی ترقی، معنوی ترقی، اور علمی ترقی۔ اسی طرح، اس کا موجودہ کردار مختلف فردانی خاندانوں اور معاشروں میں اہمیت اور مستحکمی بڑھاتا ہے۔

خلاصہ بحث

یہ ارٹیکل والدین پر گہرے اثرات اور گھر کے ماحول کے بارے میں بتاتا ہے جو بچوں کی پرورش اور کردار کی نشوونما پر اثر انداز ہوتا ہے، جو کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی اور تعلیمات سے متاثر ہوتا ہے۔ مرکزی موضوع بچوں کی پرورش اور اسلامی اصولوں سے ہم آہنگ ماحول کو فروغ دینے کے لیے پیغمبر اسلام کے نقطہ نظر کی عکاسی کرنے کی اہمیت کے گرد گھومتا ہے۔ یہ مقالہ والدین کے اولین معلم اور اپنے بچوں کے لیے رول ماڈل کے طور پر اہم کردار کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ والدین کی رہنمائی کی ضرورت پر زور دیتا ہے جس کی جڑ شفقت، صبر اور اسلامی اقدار کی مثال ہے۔ یہ مقالہ گھریلوماحول کی وکالت کرتا ہے جو سیکھنے کی محبت کو پروان چڑھاتا ہے۔ یہ تجسس کو فروغ دینے اور فکری نشوونما کے لیے معاون

GUMAN
ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

ماحول فراہم کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ اخلاقیات کے بارے میں نبی کی تعلیمات والدین کے لیے اپنے بچوں میں نیک صفات پیدا کرنے کے لیے رہنما کا کام کرتی ہیں۔ اس مقالہ میں آپ ﷺ کی زندگی کی کہانیوں کے ذریعے ایک مضبوط اخلاقی کمپاس دینے کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

آخر میں، اٹیکل اس بات پر زور دیتا ہے کہ گھر، آپ ﷺ کی زندگی میں دیے گئے اصولوں سے رہنمائی کرتا ہے، بچے کی مجموعی نشوونما کے لیے ایک اہم میدان ہے۔ ہمدردی، اخلاقیات اور روحانیت کی تعلیمات کو مربوط کرکے والدین ایک ایسا ماحول بنا سکتے ہیں جو ان کے بچوں کے کردار اور شخصیت کو اسلامی اقدار کے مطابق ڈھال سکے۔ نبی اکرم ﷺ کی سیرت والدین کے لیے حکمت کے ایک لازوال ذریعہ کے طور پر کام کرتی ہے جو اگلی نسل کی پرورش کی گہری ذمہ داری کو نبھاتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات

اس ارٹیکل میں کیے جانے والے تقابلی مطالعے کا حاصل جو نتائج ہمارے سامنے ظاہر ہوئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

والدین کو شفقت، صبر، اور نظم و ضبط کے لیے متوازن انداز کو شامل کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے والدین کے انداز کی تقلید کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ بچوں کے ساتھ پیغمبر کے تعاملات کا مطالعہ جدید والدین کے لیے قابل قدر بصیرت فراہم کرتا ہے۔

گھر میں اسلامی تعلیم کے لیے ایک منظم انداز قائم کریں۔ اس میں باقاعدہ قرآنی پڑھنا، پیشن گوئی کی کہانیوں پر گفتگو، اور اسلام کے بنیادی اصولوں کے بارے میں عمر کے لحاظ سے مناسب تعلیمات شامل ہیں۔ بچوں کو اسلامی اقدار کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں مشغول کریں۔

گھر میں ایک مثبت اور حوصلہ افزا تعلیمی ماحول کو فروغ دیں۔ تجسس اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کریں۔ عمر کے مطابق کتابیں، وسائل، اور تعلیمی آلات فراہم کریں جو اسلامی اصولوں کے مطابق ہوں۔ ایک ایسی جگہ بنائیں جہاں بچوں کو دریافت کرنے اور سیکھنے کے لیے حوصلہ افزائی ہو۔

خاندانی عکاسی کے سیشنز کے لیے ایک روٹین قائم کریں جہاں کامیابیوں، چیلنجز، اور سیکھے گئے اسباق پر تبادلہ خیال کیا جائے۔ یہ مشق کھلی بات چیت کو فروغ دیتی ہے اور خاندانی بندھن کو مضبوط کرتی ہے۔

بچوں کے لیے صحت مند ہم مرتبہ تعلقات کو فروغ دیں۔ ان کے لیے ان ساتھیوں کے ساتھ مشغول ہونے کے مواقع فراہم کریں جو ایک جیسی اقدار کا اشتراک کرتے ہیں۔ دوستی کی نگرانی کریں اور مثبت اثرات کے انتخاب کے لیے رہنمائی فراہم کریں۔

ان تجاویز کو عملی جامہ پہنا کر، والدین ایک پرورش کرنے والا گھر کا ماحول بنا سکتے ہیں جو حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہو اور ان کے بچوں کی مجموعی نشوونما میں معاون ہو۔

مصادر و مراجع

---

i صحيح البخاری ، الجمعة باب الجمعة فی القری والمدن: 893، صحيح مسلم : 1829

ii صحيح البخاری : 7150، صحيح المسلم : 142

iii القرآن 66 - 6

iv صحيح البخاری 1 : 4656

v صحيح البخاری : 6129، صحيح مسلم 2150

vi فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (25 / 290 - 291)

ISSN Online : 2709-4162
ISSN Print : 2709-4154
GUMAN

Volume.7, Issue.2 (2024)
(April-June)

[vii] American Lycetuff (The role of Parents in Child Education.)

[viii] القرآن (النساء 1-4)

[ix] نسائی، السنن الکبری، 5:303، رقم 8940

[x] جامع الترمذی ، حدیث : 1952، ومسند احمد : 3/412، والمستدرک للحاکم: 4/263

[xi] أبو داود، السنن، کتاب الزكاة، باب في صلة الرحم، 2: 133، رقم:1694

[xii] القرآن البقره 2- 215

[xiii] بخاری، الصحیح، کتاب الوصايا، باب إذا وقف أو أوصٰی لأقاربهٖ ومن الأقارب، 3: 1011، رقم: 2601

[xiv] بخاری، الصحیح، کتاب الأدب، باب إثم القاطع، 5: 2231، رقم: 5638

[xv] بخاری، الصحیح، کتاب الأدب، باب ليس الواصل بالمکافئ، 5: 2233، رقم: 5645

[xvi] القرآن النساء، 4: 36

[xvii] بخاری، الصحیح، کتاب الأدب، باب إثم من لا يأمن جاره بَوَائِقَهٗ، 5: 2240، رقم: 5670

[xviii] بخاری، الصحیح، کتاب الأدب، باب حق الجوار فی قرب الأبواب، 5: 2241، رقم: 5674

[xix] احمد :2804- وصححہ الارناؤط سنن الترمذی :2516- وصحیحۃ الالبانی

[xx] صحیح البخاری : 5997، وصحیح مسلم :2318

[xxi] صحیح البخاری: 5998، و صحیح مسلم : 2317

[xxii] صحیح البخاری : 5999، وصحیح مسلم : 2316

[xxiii] القرآن ، بنی اسرائیل 17- 70

[xxiv] القرآن، الجمعہ 62:2

[xxv] القرآن ، التوبہ 33

[xxvi] القرآن ، بنی اسرائیل 53

[xxvii] القرآن، آل عمران 134

[xxviii] القرآن، الفرقان 63

[xxix] القرآن، الاحزاب 21

[xxx] صحیح بخاری: جلد سوم: حدیث نمبر 987

[xxxi] سنن ابوداؤد: جلد سوم: حدیث نمبر 1395

[xxxii] مسند احمد: حدیث نمبر: 24601

[xxxiii] القرآن المائدۃ : 5 - 1

[xxxiv] القرآن بنی اسرائیل : 17- 34

[xxxv] مسلم ، کتاب الفضائل : باب کثرۃ حیائہ : 232

[xxxvi] بخاری ، کتاب الادب، باب الحیاء 6117۔ مسلم ، کتاب الایمان ، باب بیان عدد شعب الایمان 37

[xxxvii] مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان الخ 37

[xxxviii] Carlson MJ, Corcoran ME. Journal of Marriage and Family. 2001; 63(3):779–792.